Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت: فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۹ شہادت ۱۳۵۵ہش ۔ ۱۹ اپریل ۱۹۷۶ء | نمبر ۸۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ دو دن بے چینی کی بہت تکلیف رہی ضعف بھی بہت زیادہ رہا۔ ٹانگوں میں درد کی تکلیف بھی بہت رہی۔ انفیکشن بھی ابھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے بتیسویں مرکزی سالانہ (یک روزہ) اجتماع کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز خطاب اور اجتماعی دعا

بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کے جذبہ میں ہرگز کمی نہ آنے دو اور کوشش کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں حقیقی مسلمان قرار پاؤ

ربوہ ۱۸ شہادت ۱۳۵۵ہش (۱۸ اپریل ۱۹۷۶ء بروز اتوار) آج صبح یہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بتیسواں سالانہ اجتماع شروع ہوگیا۔ اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نہایت بصیرت افروز خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ ہوا۔ اپنے خطاب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی نوجوانوں کو یہ زرّیں نصیحت فرمائی کہ حقوق العباد کی ادائیگی کا جو حصّہ خاص طور پر ان کے سپرد کیا گیا ہے موجودہ حالات کے پیشِ نظر اس کی طرف خاص طور پر توجہ کی ضرورت ہے۔ کسی تلخی کو دیکھ کر بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کے جذبہ میں ہرگز کوئی کمی نہ آنے پائے بلکہ انہیں پہلے سے بھی زیادہ جوش، جذبہ، بشاشت اور وقار کے ساتھ حُسنِ عمل کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہئیے اور یہ کوشش کرنا چاہئیے کہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں حقیقی مسلمان اور متقی قرار پائیں۔

خدام الاحمدیہ کا یہ بتیسواں سالانہ یک روزہ اجتماع آج صبح مسجد اقصیٰ میں شروع ہوا جس میں مقامی خدام و اطفال کے علاوہ ملک کے طول و عرض سے آنیوالے خدام نے بھی بعد شوق حصّہ لیا۔ اجتماع کی کارروائی دن بھر جاری رہنے کے بعد آج شام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی۔ اس کے پروگرام میں درس قرآن پاک، درس حدیث اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، تلقین عمل اور مجلس سوال و جواب کے علاوہ مجلسِ شوریٰ بھی شامل تھی۔

حضور کی تشریف آوری اور بصیرت افروز خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خدام سے خطاب فرمانے کے لئے آج پونے نو بجے صبح مسجد اقصیٰ تشریف لائے جہاں پر آج صبح ہی سے مقامی خدام و اطفال کے علاوہ ملک کے تمام اطراف و جوانب سے تشریف لانے والے خدام کا تانتا بندھا تھا۔ وہ تنظیم کے ساتھ اپنے اپنے اجازت نامے لے کر مسجد میں داخل ہو رہے تھے۔ مسجد کا ایک حصّہ زائرین کے لئے مخصوص تھا جس میں خاصی تعداد میں انصار اللہ کے اراکین تشریف رکھتے تھے جبکہ مسجد کے صحن میں احمدی بچّوں کے لئے بیٹھنے کا انتظام تھا۔

جب حضور تشریف لائے تو مسجد کا وسیع مسقف حصّہ سامعین سے کھچا کھچ بھر چکا تھا۔ جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر حضور کی خدمت میں اھلاً و سھلاً و مرحبا عرض کیا۔ اس کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر سابق مبلغ انگلستان نے کی۔

تلاوت کے بعد صدر مجلس مرکزیہ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے نے جملہ خدام سے ان کا عہد دہروایا۔ اس کے بعد صدر مجلس مرکزیہ کی درخواست پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجلس اطفال الاحمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ کو اپنے دستِ مبارک سے علَمِ انعامی عطا فرمایا اور دوم و سوم آنے پر مجلس اطفال لائل پور و مجلس اطفال سوسائٹی کراچی کو اسنادِ خوشنودی عطا فرمائیں۔ اضلاع کی مجالس خدام الاحمدیہ میں سے ضلع لاہور اوّل، ضلع ہزارہ دوم اور ضلع کراچی سوم قرار پائیں۔ حضور نے انکے عہدیداران کو انعامی شیلڈ اور اسنادِ خوشنودی عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین

بعد ازاں لاہور کے ایک خادم مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مشہور نظم نونہالانِ جماعت سے خطاب کے چند پُر اثر اشعار نہایت خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا بصیرت افروز خطاب شروع فرمایا۔ حضور کے اس خطاب کا نہایت مختصر خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور نے تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد پہلے یہ بتایا کہ خدام کا یہ اجتماع پورا اجتماع نہیں ہے کیونکہ دراصل یہ گذشتہ سال منعقد ہونا چاہئیے تھا مگر اُس وقت چونکہ یہ کسی غلط فہمی کی وجہ سے منعقد نہ ہو سکا اس لئے اب تلافی مافات کے طور پر یہ یک روزہ اجتماع منعقد ہوا ہے۔ اِسی سال کے دوران اپنے وقت پر خدا تعالیٰ کے فضل سے پھر خدام کا سالانہ اجتماع اپنی جملہ روایات کے مطابق منعقد ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

اِس کے بعد حضور نے فرمایا نوجوان خادم کی عمر دراصل عمل کی عمر ہے۔ جہاں ذہنی اعمال کے لئے ذہنی شعور و فراست کی ضرورت ہوتی ہے وہاں جسمانی عمل کے لئے جسمانی طاقت درکار ہوتی ہے۔ اِس وقت میں خدام کو انکی ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جن کا تعلق جسمانی طاقت سے ہے۔ قرآنی اصطلاح میں اعمال مختلف قسم کے ہوتے ہیں ایک عملِ صالح اور ایک عملِ سیئہ۔ پھر اعمالِ صالحہ میں سے بھی بعض ایسے ہوتے

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۹ شہادت ۱۳۵۵ہش
۱۹ اپریل ۱۹۷۶ء

مخالفین کا ایک اور افتراء اور اس کی پُرزور تردید

پاکستان کے بعض بدخواہ عناصر نے اپنے مذموم ارادوں پر پردہ ڈالنے کے لئے جھوٹ بولنے اور مسلسل بولتے چلے جانے کی ایک مہم چلائی ہوئی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے جھوٹ بولنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ جب بھی کوئی شخص (خواہ وہ اپنے محدود حلقہ میں مذہبی اعتبار سے بڑا اور اہم کیوں نہ شمار ہوتا ہو) جماعت احمدیہ کے خلاف زبان دراز کرتا ہے تو جھوٹ کی نجاست پر ضرور منہ مارتا ہے، وہ جھوٹ بولے اور افتراء پردازی سے کام لئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ قبل ازیں ہم اس کی ایک نہیں متعدد مثالیں پیش کر چکے ہیں۔

آج ہم بڑے ہی دُکھ اور درد کے ساتھ اس کی ایک تازہ مثال پیش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۱ اپریل ۱۹۷۶ء کے صفحہ ۲ پر مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام لائلپور میں منعقدہ ایک جلسہ کی روداد شائع ہوئی ہے۔ اس کے رُو سے جلسہ میں جہاں احمدیوں کو کلیدی آسامیوں سے الگ کرنے اور ربوہ میں باہر سے لا کر احمدیوں کی زمینوں پر دوسرے لوگوں کو بسانے اور ان نو واردوں کو یہاں صنعتیں لگانے کی خصوصی سہولتیں مہیا کرنے کے مطالبوں پر مشتمل قرار دادیں پاس کی گئیں وہاں ایک قرار داد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر سراسر ایک بہتان باندھ کر حکومت سے اس کا نوٹس لینے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ ان لوگوں کا عائد کردہ وہ بہتان عظیم یہ ہے کہ ان لوگوں کے بقول حضور ایدہ اللہ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ کوئی شخص احمدیوں کو غیر مسلم کا نام نہیں دے سکتا اور یہ کہ اس طرح گویا قومی اسمبلی کے فیصلہ کو چیلنج کیا گیا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ علی الاعلان جھوٹ بولنے میں کس قدر دلیر واقع ہوئے ہیں اور انہیں دوسروں کی طرف سراسر جھوٹی باتیں منسوب کرتے ہیں قطعاً کوئی عار محسوس نہیں ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور نے ہرگز بھی یہ نہیں فرمایا کہ کوئی شخص احمدیوں کو غیر مسلم کا نام نہیں دے سکتا۔ حضور نے فرمایا یہ ہے کہ دوسرے لوگ جو چاہیں ہمیں کہیں اور جو چاہیں ہمیں نام دیں یہ اُن کی اپنی مرضی اور اُن کا اپنا اختیار ہے۔ البتہ خود آئین پاکستان کی رُو سے کوئی ہمیں مجبور نہیں کر سکتا کہ ہم خود بھی اپنے آپ کو وہی کچھ سمجھیں اور خود اپنی زبان سے اپنے آپ کو وہی کچھ کہیں جو دوسرے ہمیں کہتے اور سمجھتے ہیں کیونکہ آئین پاکستان کی دفعہ ۲۰ ہمیں یہ حق دیتی ہے کہ ہم اپنے لئے جو مذہب چاہیں پسند کریں اسے اختیار کریں، اس پر عمل پیرا ہوں اور اس کا اعلان و اظہار کریں۔ آپ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ آئین پاکستان کے عین مطابق ہے اور اس کے لفظ لفظ کی خود آئین پاکستان سے تصدیق ہوتی ہے۔ بنا بریں آئین یا قومی اسمبلی کے کسی فیصلہ کو چیلنج کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن عمداً جھوٹ بولنے والوں کا کیا علاج، وہ جب چاہتے ہیں ایک نیا جھوٹ تراش کر اس کی تشہیر شروع کر دیتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک نعوذ باللہ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا نہ کوئی خدا ہے اور نہ اُس کی جناب میں جھوٹ کی کوئی جواب طلبی ہی ہونی ہے۔

ذیل میں ہم مجلس احرار اسلام کے جلسہ منعقدہ لائلپور کی کذب و افتراء کی آئینہ دار قرار داد اور اس کے بالمقابل آئین پاکستان پر مبنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشادات درج کرتے ہیں جس سے افتراء پردازوں کے جھوٹ کا پردہ از خود چاک ہو جائے گا۔ مجلس احرار اسلام کے جلسہ میں عائد کردہ بہتان عظیم یہ ہے:۔

"ایک قرار داد میں حکومت پاکستان کی توجہ مرزا ناصر احمد کے حالیہ بیان کی جانب مبذول کرائی گئی جس میں کہا گیا ہے کہ وہ اور ان کے پیرو مسلمان ہیں اور کوئی شخص ان کو غیر مسلم کا نام نہیں دے سکتا۔ قرار داد میں کہا گیا ہے کہ اس بیان سے مرزا ناصر احمد نے قومی اسمبلی کے فیصلہ کو چیلنج کیا ہے اس کا نوٹس لیا جائے۔"

(نوائے وقت ۱۱ اپریل ۱۹۷۶ء صفحہ ۲ کالم ۳)

مجلس احرار کے عائد کردہ بہتان کے بعد ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اصل ارشاد درج کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ میں ۲۸ مارچ ۱۹۷۶ء کو خطاب فرماتے ہوئے جو کچھ فرمایا تھا اس کا خلاصہ ۲۹ مارچ ۱۹۷۶ء کے الفضل میں شائع ہوا تھا۔ ہم اس خلاصہ کا متعلقہ حصہ یہاں درج کر رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا:۔

"ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے توحید خالص پر ایمان لانے والے ہیں، ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ خدام میں سے ہیں، اسلام سے ہماری وابستگی کا تعلق ہمارے قلوب سے ہے۔ دنیا بے شک ہمیں کافر کہے، دستوری یا قانونی اغراض سے ہمیں غیر مسلم بھی قرار دیا جا سکتا ہے لیکن دنیا کی کسی طاقت یا قوت کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے اور نہ اسے یہ حق دیا جا سکتا ہے کہ وہ کسی احمدی سے یہ کہلوانے کی کوشش کرے کہ وہ اسلام سے ارتداد اختیار کرتا ہے۔"

(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ ۶)

حضور کے اس ارشاد سے صاف عیاں ہے کہ حضور نے دوسروں کے اس حق کو تسلیم کیا ہے کہ وہ اگر چاہیں تو احمدیوں کو مسلم نہ سمجھیں اور انہیں جو چاہیں نام دیں البتہ ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ احمدیوں کو مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ خود بھی اس امر کا اقرار کریں کہ نعوذ باللہ انہوں نے اسلام سے ارتداد اختیار کر لیا ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ خود آئین پاکستان احمدیوں کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ جس مذہب یا عقیدہ کے پیرو ہیں اس کا اظہار اور اس کی تشہیر کریں۔ اگر وہ خود آئین کے تفویض کردہ اختیار اور حق کی رُو سے اپنے مذہب کا اظہار کرتے ہیں تو اس سے آئین یا قومی اسمبلی کے فیصلہ کو چیلنج کرنے کا سوال کہاں پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ حضور نے اجتماع انصار اللہ منعقدہ ۱۱ اپریل ۱۹۷۶ء میں بھی از رُوئے آئین احمدیوں کے اس حق کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جہاں تک جماعت احمدیہ کو دوسروں کی طرف سے کافر قرار دینے کا سوال ہے ہمارے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے البتہ یہ ایک نئی بات پیدا ہوئی ہے کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قانونی یا دستوری اغراض کے لئے احمدیوں کو Not Muslim قرار دینے کی ایک ترمیم پاس کی لیکن اس ترمیم کے پاس ہوتے وقت پاکستان کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی صاحب بھٹو نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے جو تقریر کی اُس کی رُو سے بھی اور پاکستان کے دستور کی دفعہ ۲۰ کے مطابق بھی ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم پوری آزادی کے ساتھ جس مذہب کو چاہیں اختیار کریں اور پھر اُس کا اعلان اور اظہار کریں (اس موقع پر حضور نے جناب بھٹو کی تقریر کے چند فقرات پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ) جب ہم سچے دل سے یہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں، اسلام ہی ہماری زندگی ہے اور قرآن کریم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہماری رُوح کی غذا ہے تو پاکستانی دستور کی دفعہ ۲۰، اور وزیر اعظم پاکستان کی تصریحات ہمیں یہ حق دیتی ہیں کہ ہم پوری آزادی سے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کریں۔ دنیا کی ہر مصیبت اور ظلم کو سہنا ہمارے لئے آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ ہم اپنے مسلمان نہ ہونے کا اعلان کریں۔ بے شک دوسرے لوگ ہمیں جو کچھ سمجھتے ہیں یہ ان کا حق اور اختیار ہے کہ وہ اس کا اظہار کریں لیکن ان کا ہرگز یہ حق نہیں ہے اور پاکستان کا دستور بھی انہیں یہ حق نہیں دیتا کہ جو کچھ وہ ہمیں سمجھتے ہیں وہی ہمیں بھی کہنے پر مجبور کریں۔"

(الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۷۶ء)

صاف ظاہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جہاں دوسروں کا حق تسلیم کیا ہے اور دوسروں میں پاکستان کی قومی اسمبلی بھی شامل ہے وہاں احمدیوں کے اُس حق کا اعادہ فرمایا ہے جو اُنہیں آئین پاکستان کی دفعہ ۲۰ کی رُو سے حاصل ہے اور جس کی وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کے وقت اپنی تقریر میں تصریح فرما دی تھی۔ یہ سراسر اتہام ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قومی اسمبلی کے فیصلہ کو چیلنج کیا ہے اور فرمایا ہے کہ کوئی شخص احمدیوں کو غیر مسلم کا نام نہیں دے سکتا۔ یہ انہی افتراؤں میں سے ایک افتراء ہے جو پاکستان کے بدخواہ عناصر کی طرف سے مذہب کے نام پر جماعت احمدیہ کے خلاف مسلسل گھڑے جا رہے ہیں۔ ہم اس افتراء عظیم کی بھی پُرزور تردید کرتے ہیں اور ایسے افتراء پردازوں سے پھر کہتے ہیں کہ وہ عقوبت ربّ عباد سے ڈریں اور اپنی افتراء پردازیوں سے اسلام کو دنیا میں بدنام کرنے کی کوشش نہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان میں تبلیغِ اسلام

مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے مبلغ جاپان

(۳)

جاپان میں ماریشس کا باقاعدہ سفارت خانہ موجود نہیں ہے تاہم MR. SAITOH ماریشس کے آنریری قونصل جنرل کی حیثیت میں سفارت کے جملہ فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ مورخہ ۹؍ دسمبر کو خاکسار نے ان سے تفصیلی ملاقات کی۔ ان کو جماعت احمدیہ کی عالمگیر تبلیغی مساعی اور جماعت کے آئندہ وسیع تر تبلیغی پروگراموں سے آگاہ کرنے کے علاوہ جماعت کا لٹریچر ان کی خدمت میں پیش کیا۔

مورخہ ۱۳؍ دسمبر کو عید الاضحیہ کے سلسلہ میں ایک عید ملن پارٹی کا اہتمام پاکستان کے سفیر جناب ہز ایکسیلنسی سلطان محمد خان صاحب کی رہائش گاہ پر کیا گیا۔ سفارت خانہ کی طرف سے خاکسار کو بھی اس میں مدعو کیا گیا تھا چنانچہ اس موقع پر دیگر پاکستانی احباب کے علاوہ پاکستان کے سفیر موصوف سے بھی ملاقات کرنے کا موقع ملا۔

مختلف مجالس میں تبلیغِ اسلام

مختلف مجالس میں شرکت کے وقت حاضر احباب کو اسلام سے متعارف کرنے اور ان کی بہت سی غلط فہمیوں کو دور کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ ماہ مئی میں SHINJUKU میں ایک سوسائٹی کے اجلاس میں شامل ہوا جہاں جاپانی لوگ انگریزی زبان بولنے کی مشق کے لئے آتے ہیں۔ خاکسار نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کو اسلام سے آگاہ کیا۔ ہر ایک کا ذہن اسلام کے متعلق سوالات سے اور بہت سی غلط سنی سنائی باتوں کو درست سمجھے ہوئے تھے خاکسار نے ان باتوں کی اصلاح کر کے ساتھ ان کو صحیح اسلام سے آگاہ کیا۔ اس موقع پہ چند سنجیدہ جاپانیوں سے تفصیلی تعارف کا بھی موقع پیدا ہوا۔

۳۰؍ اکتوبر کو "EAST WEST DISCUSSION" گروپ کے اجلاس میں موضوع بحث تھا ARE YOU READY TO FACE DEATH? کیا آپ مرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس موقع پر مجھے اسلامی نقطہ نظر پیش کرنے کا اچھا موقع ملا۔ خاکسار نے حاضرین مجلس کو بتایا کہ اگر انسان اپنی زندگی خدا تعالیٰ کی اطاعت میں بسر کر رہا ہو تو اسے مرنے سے کوئی خوف نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں خاکسار نے اُخروی زندگی کی حقیقت، جنت و دوزخ اور مرنے کے بعد روح کی کیفیت کے بارہ میں بھی بتایا۔ میرے اس بیان پر حاضرین نے مختلف سوالات پوچھنے شروع کر دیئے جن کے جوابات دیتے وقت تخلیقِ بشر کا مقصد، موت کی حقیقت اور ان امور کے بارہ میں باقی مذاہب سے موازنہ کے پہلو بھی بیان کرنے کا موقع ملا۔ اسی طرح مسئلہ ارتقاء پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضرین نے میری باتوں کو دلچسپی سے سنا اور بعد میں کئی احباب نے نمایاں طور پر محسوس کیا کہ اس قدر مشکل امور میں بھی اسلامی تعلیمات نہایت واضح ہیں اور عقلاً انسان کو مطمئن کرنے والی ہیں۔

جاپان کو بعض لوگ "مذاہب کا عجائب گھر" کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ملک میں دنیا کے سب مذاہب کے پیرو کار موجود ہیں اور پھر اس کے علاوہ بے شمار مذہبی تحریکات بھی وقتاً فوقتاً معرض وجود میں آتی رہتی ہیں۔ مورخہ ۲۶؍ اکتوبر کو خاکسار کو ایک نئی مذہبی تحریک کے دفتر میں جانے اور ان کی کارکردگی دیکھنے کا موقع ملا۔ اس تحریک کا نام MAHIKARI ہے یعنی اصلی روشنی۔ یہ لوگ خدا کو روشنی اور بجلی سے تعبیر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ روشنی اس تحریک کے ماننے والوں کے ہاتھ کی ہتھیلی سے نکلتی ہے جس کے ذریعہ (علم توجہ کو استعمال کرتے ہوئے) وہ مختلف قسم کی بیماریوں کو دور کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ میں نے ان کے طریق کار اور طریق عبادت وغیرہ کو دیکھا۔ بعد ازاں اس تحریک سے متعلق چوٹی کے حاضر افراد کو اسلام کا پیغام پہنچایا اور پڑھنے کے لئے مزید لٹریچر بھی دیا۔

انفرادی طور پر تبلیغِ اسلام

تبلیغِ اسلام کا ایک بہت موثر ذریعہ انفرادی طور پر بات چیت کے دوران اسلام کا پیغام پہنچانا ہے جس کے واقعات اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت کثرت سے ملتے رہتے ہیں لیکن ان سب کی تفصیل بیان کرنی ممکن نہیں۔ جب بھی کسی جگہ کسی جاپانی یا کسی اور ملک کے باشندے سے گفتگو کا آغاز ہوتا ہے تو لازمی طور پر اسلام کا ذکر ہوتا ہے اور موقع کی مناسبت سے اسلامی تعلیمات کا کوئی نہ کوئی پہلو بیان کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ جس سکول میں جاپانی زبان سیکھنے کے لئے داخلہ لیا ہوا ہے اس میں بھی تبلیغ کی صورت پیدا ہوتی رہتی ہے۔ کلاس کے علاوہ سکول کے دیگر طلبہ سے بارہا تبادلہ خیالات کا موقع ملتا ہے۔ اسی سکول میں زیر تعلیم متعدد عیسائی مبلغین سے بھی بات چیت ہوتی رہتی ہے۔ یہاں جاپان میں اسلام کے بارہ میں گفتگو کرتے ہوئے عام طور پر خدا کے تصور، شراب اور سور کی حرمت اور چار شادیوں کے مسئلہ پر بات چیت ہوتی ہے۔ بعض لوگ اسلامی پردہ اور اسلام کی غلامی میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ایک موقع پر ایک سکول کے پرنسپل سے خدا کے تصور کے بارہ میں بہت تفصیل سے بات چیت ہوئی۔ بہت سے جاپانی ان خیالات کے مالک ہیں کہ ہم اپنے خدا کا تصور اور نقشہ خود اپنے دماغ میں تجویز کریں گے اور کسی اور تصور کو ماننا ضروری نہیں۔ ان کو متعدد مثالوں سے یہ سمجھانا پڑتا ہے کہ خدا کا تصور وہی قابل قبول اور صحیح ہو سکتا ہے جو خود خدا نے بتایا ہو کیونکہ اس سے بہتر اور کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ ایک موقع پر جاپان مسلم فرینڈشپ ایسوسی ایشن کے صدر MR. KIMARA سے ملاقات ہوئی تو انہیں جماعت کا لٹریچر دیا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کس رنگ میں ساری دنیا میں اسلام کی خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ اس عرصہ میں دو بار جنوبی کوریا جانے کا موقع ملا۔ ہر دو بار وہاں پر بھی متعدد مقامی باشندوں سے اسلام اور احمدیت کے موضوع پر بات چیت ہوئی۔

متفرق امور

یکم جون کو اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر بہت دکھ ہوا کہ برطانیہ میں ایک شخص نے اپنے کتے کا نام (نعوذ باللہ من ذالک) عمر رکھا ہوا ہے۔ شعائر اسلام کی اس بے حرمتی پہ سخت درد بھرے دل کے ساتھ اس خبر کی اشاعت کے ذمہ دار افراد سے احتجاج کیا۔ یہ خبر لندن سے آئی تھی اس وجہ سے برطانیہ کے سفیر مقیم جاپان کو بھی اس سلسلہ میں خط لکھا۔ برطانوی سفارت خانہ کی طرف سے جواب آیا جس میں معذرت کی گئی اور یہ یقین دلایا گیا کہ وہ آئندہ اس بات کا خیال رکھیں گے کہ اس قسم کی صورت حال پیدا نہ ہو اور اس قسم کی غلطیوں کا ارتکاب نہ ہو۔

۲۔ مورخہ ۷؍ اکتوبر کو احباب جماعت نے مشن ہاؤس میں عید الفطر پڑھی اور مورخہ ۱۴؍ دسمبر کو عید الاضحیہ کے موقع پر باجماعت نماز عید ادا کی گئی۔ نماز عید صبح ۱۰ بجے پڑھی گئی جس میں ٹوکیو میں موجود سب احباب جماعت نے شرکت کی۔ عید کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خوشی کا ایک اور موقع یہ پیدا کر دیا کہ احباب جماعت نے تحریک جدید کے نئے سال کے لئے ۲۰ ہزار ین کے وعدہ جات لکھوائے نیز صد سالہ جوبلی فنڈ کی بابرکت تحریک میں شمولیت اختیار کرتے ہوئے ابتدائی طور پر ۲ ہزار ین کے وعدہ جات لکھوائے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۳۔ جاپان مشن کے پتہ کی اشاعت کے لئے خاص جد و جہد کی گئی جس کا نتیجہ ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے متعدد جگہوں پہ اس کی اشاعت کا انتظام ہو گیا ہے۔ ہر ہفتہ کے روزنامہ THE JAPAN TIMES میں مذہبی ادارہ جات کی فہرست میں مشن ہذا کا پتہ اسی ماہ مئی ۱۹۷۵ء سے شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ غیر ملکی زائرین کے لئے ایک ہفتہ وار رسالہ TOUR COMPANION شائع ہوتا ہے۔ اس میں بھی ۲۳ دسمبر سے ہمارے مشن کا پتہ شامل کر لیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں جاپان ٹائمز اور انٹرنیشنل انفارمیشن انسٹیٹیوٹ کی ٹیلیفون ڈائریکٹری میں عنقریب مشن کا پتہ شامل ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سب حقیر مساعی کو اپنے خاص فضل سے قبول فرماتے ہوئے ہمیشہ بے لوث اور مقبول خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرماتے نیز اس ملک کے لوگوں میں اسلام سے دلچسپی پیدا فرمائے اور انہیں حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاضی عبدالحمید صاحب سابق ایڈیٹر سن رائز

کی یاد میں

محترمہ سعیدہ اصغر صاحبہ دختر قاضی عبدالحمید صاحب مرحوم

والد صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ دینی و دنیوی علوم سے بہرہ ور تھے عجز و انکساری میں بے مثال عمر بھر صابر و شاکر اور ثابت قدم۔ کسی کو دکھ نہ دینے والے۔ ہر ایک کے خیر خواہ محبت کرنے والے اور نیک مشورہ سے نوازنے والے تھے۔ انصاف۔ ایثار۔ قربانی بے غرضی۔ دینداری۔ خدا خوفی میں بے مثال اسلام و احمدیت۔ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ بہت مشفق۔ بہت خوش اخلاق اور اصولوں کے پابند تھے۔ کسی کا حق نہ مارتے اپنی آخری عمر تک اوقات کے پابند۔ ایک ایک گھڑی مصروف رہنے والے تھے۔ خوش لباس باوقار سنجیدہ اور پُرسکون شخصیت کے مالک تھے۔

آپ کا تعلیمی ریکارڈ بہت اعلیٰ تھا پانچویں جماعت سے لیکر B.A (Hons) L.L.B. تک وظیفہ قابلیت و اعزاز حاصل کرتے رہے۔ جوانی ہی سے ابا جی کو احمدیت اور اسلام سے خاص محبت پیدا ہو گئی تھی اور پھر تمام زندگی جوانی سے لیکر بڑھاپے تک احمدیت کی خدمت میں گذاری

۱۹۳۰ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے کشمیری مسلمانوں کے لئے اپنی وکالت کی خدمات بلا معاوضہ پیش کر دیں اور ۹ مہینے تک اس خدمت میں مصروف رہے۔ جس جانفشانی سے ابا جی نے کشمیر میں کام کیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اس کی بہت تعریف فرمائی۔ ۱۹۲۴ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کا محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے انگریزی میں ترجمہ کیا۔ تو میرے ابا جی نے اس کی نظر ثانی اور پروف ریڈنگ کا شرف حاصل کیا۔ آپ کے کام کی تعریف حضرت مصلح موعودؓ اور محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے بھی کی۔

۱۹۳۲ء میں حضرت مسیح موعودؓ کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے میرے ابا جی نے اخبار سن رائز کے ایڈیٹر کا کام سنبھالا اور ۱۹۴۷ء تک یہ کام کرتے رہے۔ سالانہ جلسہ ۱۹۳۹ء کے موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے تمام حاضرین کے سامنے "سن رائز" کے کام کی تعریف کی۔ حضور نے جب فرمایا کہ "قاضی عبدالحمید صاحب کو میرے خطبات کو انگریزی زبان میں بیان کرنے کا خاص ملکہ حاصل ہے" تو آپ کا سر اللہ تعالیٰ کے شکر اور انکساری میں جھک گیا۔ آپ فرمایا کرتے کہ میرا دل چاہتا تھا کہ میں اپنے آپ کو کہیں چھپا لوں۔

حضرت بھائی عبدالرحمن قادیانی رضی اللہ نے اپنے ایک خط مورخہ ۱۹۳۹ء جو کہ قادیان سے لکھا تھا۔ فرمایا۔ کہ حضور (مصلح موعودؓ) نے بعد نماز عصر کی مجلس میں آپ کا۔ آپ کے کام اور محنت کا بھی ذکر فرمایا۔ ذکر تھا۔ ذکر خیر اور خوشنودی مزاج کا پروانہ و سرٹیفکیٹ حضور نے فرمایا کہ سن رائز سے انگریزی خوان حصہ جماعت کو بہت فائدہ پہنچ رہا ہے اور اس کے متعلق اکثر دوستوں کی طرف سے مجھے اطلاعات آتی رہتی ہیں۔ خصوصاً امریکی جماعتوں اور دوستوں کی رو سے اس کے متعلق بہت اچھی ہے اور وہ لکھتے ہیں کہ سن رائز کا مطالعہ ہمیں جماعت کے ساتھ اور احمدیت کی صحیح تعلیم کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرا رہا ہے اور ہم سمجھنے لگے ہیں کہ اب ہم حقیقی احمدی بنے ہیں۔"

اپنے زمانہ میں سن رائز ایک بلند پائے کا اخبار سمجھا جاتا تھا۔ ابا جی مرحوم کو انگریزی زبان میں خاص دسترس حاصل تھی حضرت مصلح موعودؓ کے منشاء کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل کتب کا ترجمہ انگریزی زبان میں وقتاً فوقتاً کرتے رہے۔ جو کہ سن رائز میں شائع ہوتا رہا۔ بعض کتابوں کے تراجم کتابی شکل میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔

(۱) مسیح ہندوستان میں (۲) شہادت القرآن (۳) تجلیات الٰہیہ (۴) آئینہ کمالات اسلام (اردو حصہ)
(۵) چشمہ معرفت (پوری کتاب)
(۶) منن الرحمان (۷) ضرورت الامام
(۸) چشمہ مسیحی (۹) براہین احمدیہ حصہ پنجم (نصف حصہ)

قرآن کریم کے آخری حصہ کے انگریزی ترجمہ اور تفسیر پر نظر ثانی کی خدمت کا بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابا جی کو شرف حاصل ہوا۔ قرآن کریم کے تعارفی صفحات میں ابا جی کے نام خاص طور پر شکریہ کے الفاظ نے ابا جی کو حیات جاوداں بخش دی ہے۔

میرے ابا جی بہت ذہین دماغ کے مالک تھے حافظہ آخر وقت تک تیز تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار بہت خوش الحانی سے اکثر اوقات پڑھتے رہتے۔ آنحضرت صلعم کی اور حضرت مسیح موعود کی مخصوص دعائیں بھی اکثر آپ کی زبان پر جاری رہتیں یہ دعائیں آپ ہمیں بھی پڑھنے کی تلقین کرتے رہتے۔

خدا تعالیٰ نے ابا جی کو ادبی ذوق سے بھی نوازا تھا۔ شاعر مشرق علامہ اقبال کے جو اشعار اور نظمیں زبانی یاد تھیں خوش الحانی سے پڑھتے اسی طرح انگلش POETS کے اشعار جو زبانی یاد تھے وہ باموقع پڑھ کر سناتے۔

میرے پیارے ابا جی کی زندگی میں آزمائشوں کے بھی دور آئے۔ مگر کبھی مایوسی کا اظہار تک نہیں کیا۔ ہمیشہ ہشاش بشاش رہتے۔ اللہ کے حضور جھکے اور دعاؤں میں مصروف رہتے ابا جی کی تمام زندگی مسلسل جہاد تھی آپ نے استقلال اور ثابت قدمی سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کو ہمیشہ اپنا شعار بنایا۔ ہمیں جو کام کرنے کی نصیحت کرتے وہ اپنی عملی زندگی میں بھی کر کے دکھاتے۔ فرماتے پہلے خدا کے احکام کی بجا آوری کرو پھر خدا سے مانگو اکثر نصیحت فرماتے مشکلات سے مت گھبراؤ۔ دنیا کو اپنا خالص مقصد نہ بناؤ۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے ہمیشہ اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو اس سے وابستہ رکھو

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات کے ساتھ ساتھ ابا جی نے قوم اور ملک کے لئے بھی اپنی خدمات کو جاری و ساری رکھا۔ ۱۹۵۰ء سے لیکر ۱۹۷۵ء تک قانونی رسالہ پی ایل ڈی کے چیف ایڈیٹر کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ یہ رسالہ بھی دنیا کے کونے کونے میں پہنچا اور اس نے ابا جی کے نام اور کام کو محفوظ کر لیا۔

مکرم جناب ملک سعید صاحب جو کہ اس رسالہ اور پریس کے مالک ہیں نے ابا جی کے وسیع مطالعہ اور تقویٰ۔ پاکیزگی اور نیکی کی تعریف کی اور پھر فرمایا کہ قاضی صاحب قانون میں اس قدر باریک نظر رکھتے تھے اور تمام قانونی فیصلوں کو اس قدر جلدی صحیح اور فیصلہ کن طریقے سے اخذ کر لیتے تھے کہ آپ کی وفات کی وجہ سے ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ اور آپ کی وفات موجودہ اور آئندہ آنیوالے قانون دانوں کے لئے ایک عظیم نقصان ہے

ہمارے ہمسایہ جناب عطا محمد خان صاحب نے فرمایا "قاضی عبدالحمید صاحب ہمارے محلہ کے لئے رحمت تھے" ایک اور قریبی ہمسایہ جناب حامد علی خان صاحب نے فرمایا "قاضی عبدالحمید صاحب دینی و دنیوی علوم میں چلتی پھرتی انسائیکلو پیڈیا تھے"۔ ایک اور صاحب نے فرمایا "قاضی عبدالحمید صاحب بہت اعلیٰ کھلاڑی تھے بہت RUNS بنائیں اور بہت اعزاز حاصل کئے"۔ ایک اور صاحب نے فرمایا "قاضی عبدالحمید صاحب پاکیزگی کی تصویر تھے"

میرے بڑے تایا ابا قاضی محمد شریف صاحب مرحوم مغفور ابا جی کی زندگی میں ہی فرمایا کرتے تھے۔ حمید بھائی کا مشورہ مستند ہوتا ہے۔ جناب بریگیڈیر ر صاحب نے جو میرے بہنوئی بریگیڈیر مرزا اعجاز احمد صاحب کے گھر تعزیت کے لئے آئے فرمایا "آپ کی وفات ایک قومی نقصان ہے"۔

محترم سلیم احمد خان صاحب جو کہ میرے بہنوئی اعجاز احمد صاحب کے برادر اصغر ہیں فرماتے ہیں کہ ملک کی ایک مشہور شخصیت نے ایک موقعہ پر ابا جی کی حیات میں ان الفاظ میں تعریف کی تھی کہ "قاضی صاحب تو جس زمین پہ قدم رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ اس زمین کو بھی دکھ نہ ہو"

ہمیں اس بات کا فخر ہے کہ پیارے ابا جی ایسی اعلیٰ زندگی گذار رہے ہیں جس سے ہم سب کو مکمل راہنمائی ملتی ہے ابا جی کی عملی زندگی تو ایک روشن چراغ تھی۔ آخری دنوں میں ابا جی کو کبھی یہ شعر پڑھتے سنا ہے

محبت کرنے والے کم نہ ہوں گے
تیری محفل میں لیکن ہم نہ ہوں گے

اے اللہ تیری ہزار ہزار رحمتیں نازل ہوں میرے ابا جی پہ اور ہمیں صبر جمیل عطا فرما۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۶)

مسل نمبر ۲۲۵۰۱

میں عابدہ سلطانہ زوجہ رحمت علی جاوید صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۲-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۴۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۳ تولہ مالیتی ۔/۱۶۰۰ روپے
۳۔ ایک عدد گھڑی قیمتی ۔/۱۴۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ عابدہ سلطانہ 5/99-6-5 سعید آباد۔ بلدیہ کراچی ۲۸۔
گواہ شد۔ ضیاء اللہ قریشی پریذیڈنٹ حلقہ شیر شاہ کراچی۔
گواہ شد۔ رحمت علی جاوید (خاوند موصیہ) کراچی۔

مسل نمبر ۲۲۵۰۲

میں امۃ الحی بشریٰ زوجہ ونگ کمانڈر عبدالرشید احمد صاحب قوم سیالی پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن پشاور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰-۲-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر ۔/۸۰۰۰ روپے۔
۲۔ زیور طلائی وزنی ۸ تولہ مالیتی ۔/۴۸۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحی بشریٰ ۴/۱۸۱ پی۔ اے ایف کیمپ بڈھ بیر پشاور۔
گواہ شد۔ سید مسعود مبارک شاہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ۔
گواہ شد۔ غلام مصطفٰے صادق زعیم دارالصدر غربی۔ ربوہ۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ کو بعارضہ دمہ شدید تکلیف ہے گورنمنٹ ہسپتال راولپنڈی میں برائے علاج داخل ہے۔ متعدد بار آکسیجن اور گلوکوز دیئے جا چکے ہیں حالت تشویشناک ہے۔ نیز خاکسار خود بھی ایک طویل عرصہ سے جوڑوں کی درد کی وجہ سے لاغر ولاچار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی اہلیہ اور خاکسار کو صحت کاملہ وعاجلہ اور فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین
(ملک محمد یعقوب صوبیدار میجر ریٹائرڈ D/3 گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کیمپس راولپنڈی۔

۲۔ محترم برادرم چوہدری غلام سرور صاحب پنشنر کے لڑکے زاہد محمود کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے احباب سے اس بچہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
محمد ابراہیم شاد
جھور چک ۱۱۷
ضلع شیخوپورہ

شفا میڈیکو ایکسرے ڈیپارٹمنٹ

● فیس ایکسرے ۔/۱۶ روپے
● فیس ای سی جی ۔/۳۰ "
● گھر پر ایکسرے کرنیکی فیس ۔/۵۰ "
● گھر پر ای سی جی کرنیکی فیس ۔/۵۰ "

گاڑی کا انتظام فرم کرے گی
خون۔ بلغم۔ پیشاب وغیرہ کے امتحان کا مکمل انتظام ہے۔
ہمارا ۳۰ سالہ تجربہ اور نیک شہرت حسن کارکردگی کی ضمانت ہے۔
شفا میڈیکو ایکسرے ڈیپارٹمنٹ
چوک میو ہسپتال لاہور۔ فون نمبر ۶۳۶۹۳

سونے اور چاندی کے اعلیٰ ٥ معیاری ٥ عروسی زیورات
نیز
مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کیلئے
نیو راحت علی جیولرز
غلام احمد اینڈ برادرز۔ اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون نمبر ۳۶۸۱
کو یاد فرمائیں

آپ کی اپنی احمدیہ ٹریول ایجنسی
امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول۔ یونان۔ مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں!
★ انڈس ٹریول سروس ★
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل
لاہور

مطب
اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۷ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کرسکتے ہیں۔
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

ھُوَالشَّافِی
دانت مت نکلوائیے
رسالہ دانتوں کی حفاظت ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔ اس میں پائیوریا (ماسخورہ) کیریز (دانتوں کے گھن) اور دانت درد کا مفصل علاج وغیرہ درج ہے۔
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار۔ ربوہ
فون ۲۶۱

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۴۳۵۰
نیپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!
سٹار ٹمبر
۵۳۔ فیروز پور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور
فون نمبر: ۴۱۰۶۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تینتیسویں سالانہ اجتماع کا افتتاح

(بقیہ صفحہ اوّل)

ہیں جو حسنِ عمل کی تمام رعنائیاں لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ دراصل اسلام کے نزدیک روحانی ترقیات کی کوئی انتہا نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے نزدیک اعمال کا سلسلہ مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے اور ہر لحظہ انسان قربِ الٰہی کی طرف حرکت کرتا چلا جاتا ہے البتہ یہ فرق ضرور ہے کہ مرنے کے بعد امتحان کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس دنیا میں جو اعمال ہیں ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جو معاشرہ میں فساد، قانون شکنی اور دوسروں کے حقوق کو غصب کرنے کا موجب ہوتے ہیں مومن ہمیشہ ایسے اعمال سے اجتناب کرتا ہے۔ وہ پہلے عملِ صالح کرنے کی کوشش کرتا ہے اور پھر وہ احسن عمل یعنی بہترین اور آئیڈیل عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد سے تعلق رکھنے والے بعض ظاہری اور بعض مخفی اعمال کی تشریح اور ان کی حکمتیں بیان کرنے کے بعد حضور نے فرمایا حقوق العباد کی ادائیگی کا جو حصہ خاص طور پر خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے اس کی طرف میں اس وقت خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں پیش آمدہ حالات کی کوئی ایسی تلخی ہرگز تمہارے ذہنوں میں نہیں ہونی چاہیئے جو تمہارے خدمت کے جذبہ میں کمی کا موجب ہو۔ ہمیں جو کافر کہا جاتا ہے یہ ہمارے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ قرآن کریم کی رُو سے حقیقی مسلمان وہ ہے جو متقی ہو اور یہ فیصلہ کرنا کسی انسان کا کام نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کا کام ہے کہ کون متقی ہے اور کون متقی نہیں ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

فَلَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی (۵۳:۳۳)

خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کے لئے جس مہدی موعود کو مبعوث کیا ہے اس پر خدا تعالیٰ نے وحی اور الہام کے ذریعہ یہ ظاہر کیا اور یہ گواہی دی کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تعلق رکھنے والے لوگ مسلمان ہیں۔ لہٰذا ہمارا یہ ایمان ہے اور ہم اپنے اس ایمان پر علیٰ وجہ البصیرت قائم ہیں کہ خدا نے ہمیں مسلمان قرار دیا ہے۔ بے شک ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ملک کی قومی اسمبلی نے ہمیں صرف قانونی یا دستوری اغراض کے لئے مسلمان نہیں سمجھا لیکن ایک مسلمان اپنے اسلام کے لئے کسی قانون یا دستور کا محتاج نہیں ہے۔ اس کی تو ساری کوشش دعاؤں اور مجاہدات کے ساتھ یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح وہ خدا کی نگاہ میں مسلمان قرار پائے۔ اس کے نزدیک تو زندگی کا مزا ہی اس میں ہے کہ اسے خدا کا پیار حاصل ہو جائے اور جسے خدا کا پیار حاصل ہو جائے اور وہ خدا کی نگاہ میں متقی اور مسلمان قرار پائے اُسے بھلا اور کیا چاہیئے۔

آخر میں حضور نے فرمایا پس کسی تلخی کی وجہ سے بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کے جذبہ میں ہرگز کوئی کمی نہ آنے پائے۔ تمہارا فرض ہے کہ پہلے کی طرح اب بھی پوری بشاشت، انشراحِ صدر اور وقار کے ساتھ اور والہانہ جذبہ کے ماتحت بلا امتیاز ہر انسان کی خدمت کرو۔ تمہیں یہ خیال تک نہیں آنا چاہیئے کہ لوگوں نے تمہیں کیا کہا یا کیا سمجھا۔ یاد رکھو کوئی ہمارا دشمن نہیں ہے۔ ہم نے کسی سے نہیں لڑنا البتہ باطل خیالات کو ہم مٹانا چاہتے ہیں اور یہ دشمنی نہیں بلکہ سراسر خیر خواہی ہے۔ پس جس حد تک بھی اللہ تعالیٰ نے تمہیں طاقت دی ہے تم بلا امتیاز سب کی خدمت کرنے کی کوشش کرو حسنِ عمل کا اعلیٰ نمونہ پیش کرو اور اپنے تئیں حقیقی معنوں میں خادم سمجھو۔ اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو سمجھ لو کہ تم نے اپنے مقصد کو پا لیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور نے پُرسوز اجتماعی دعا کرائی اور پھر پونے دس بجے کے قریب واپس تشریف لے گئے۔

حضور کے تشریف لے جانے کے بعد پروگرام کے مطابق اجتماع کی کارروائی دن بھر جاری رہی۔

ضروری تصحیح

الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۷۶ء کے صفحہ ۶ کے کالم ۲ میں آیتِ قرآنیہ میں ایک لفظ سہوِ کتابت کی وجہ سے غلط چھپ گیا ہے آیت کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا (الزمر آیت ۵۴)

احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

چندہ دفتر اطفال وقفِ جدید

منشاءِ الٰہی کے ماتحت جماعتِ احمدیہ تمام دنیا میں اشاعتِ اسلام کا عظیم الشان کام سرانجام دینے کے لئے معرضِ وجود میں آئی ہے۔ یہ کام جس قدر اہم ہے اسی قدر بے مثال ایثار و قربانی کا طالب ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بالغ مردوں اور خواتین کے ساتھ ازراہ شفقت بچوں کو بھی اس ایثار و قربانی میں شمولیت کا ارشاد فرمایا ہے تاکہ ایک تو وہ بھی ثواب کے مستحق ہوں دوسرے ان کو بچپن سے ہی اشاعتِ اسلام کے لئے ایثار و قربانی کی عادت پڑ جائے۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:۔

"جس طرح ہماری بہنیں بعض مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرتی ہیں اور سارا ثواب مردوں سے چھین کر اپنی جھولیوں میں بھر لیتی ہیں وہ اپنے باپوں، اپنے بھائیوں، اپنے خاوندوں اور اپنے دوسرے رشتہ داروں یا دوسرے احمدی بھائیوں کو اس بات سے محروم کر دیتی ہیں کہ اس مسجد کی تعمیر میں مالی قربانی کر کے ثواب حاصل کر سکیں، اسی طرح اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعتِ احمدیہ کے بچے وقفِ جدید کا سارا بوجھ اُٹھا لیں!"

(الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

احمدی بھائیوں اور بہنوں کے لئے یہ سنہری موقع ہے کہ وہ اپنے پیارے امام ہمام کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے پیارے بچوں کو وقفِ جدید کے چندہ کی تحریک میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے وارث ہوں۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

ایک اندوہناک حادثہ میں

مکرم پیر مبارک احمد صاحب آف مون لائٹ جنرل اسٹور ربوہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم پیر مبارک احمد صاحب مالک مون لائٹ جنرل سٹور گولبازار ربوہ ۱۵ اپریل ۱۹۷۶ء کی صبح کو ساڑھے سات بجے احمد نگر کے قریب سکوٹر پر جاتے ہوئے ایک اندوہناک حادثہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نمازِ جنازہ اسی روز بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی جس میں غیر معمولی طور پر بڑی کثرت سے احباب شامل ہوئے۔ حضور نے اس موقعہ پر مرحوم کے اعزاء سے تعزیت فرمائی اور جنازہ کو کندھا دیا جس کے بعد حضور کی منظوری سے قبرستانِ عام کے قطعہ خاص میں تدفین عمل میں آئی۔

مکرم پیر مبارک احمد صاحب مرحوم محترم پیر مظہر الحق صاحب کے چھوٹے بیٹے، حضرت پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ عنہ (برادرِ اصغر حضرت پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن) کے پوتے اور قدیم بزرگ حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ آف لدھیانہ کے پڑپوتے تھے۔ ملنسار، غریب پرور اور دیگر بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ صرف ۴۸ سال عمر پائی۔ افسوس ہے کہ اولاد سے محروم رہے۔ مرحوم مکرم پیر عبد الرحیم صاحب آف مبلسی، پیر سلطان احمد صاحب آف نارووال اور پیر ہارون الرشید صاحب ربوہ کے چھوٹے بھائی اور مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر اور محترم مولوی بذل الرحمٰن صاحب بنگالی مرحوم کے برادرِ نسبتی تھے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور مرحوم کے ضعیف العمر والد محترم پیر مظہر الحق صاحب، مرحوم کی غمزدہ بیوی محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ، بھائیوں، بہنوں اور دیگر تمام اعزاء و اقرباء کو اس ناگہانی صدمہ کو صبرِ جمیل کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴